❁❁❁ تقریر ❁❁❁

لجنہ اماء اللہ، تبلیغ میں سب سے آگے

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

پیاری بہنو! آج میری تقریر کا عنوان ہے۔ **لجنہ اماء اللہ، تبلیغ میں سب سے آگے**

کسی بھی مذہب کی ترویج اور اشاعت کے لئے تبلیغ نہایت ضروری ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی ذمہ داری اللہ کے دین کی تبلیغ ہوتی ہے۔ یعنی تبلیغ دراصل طریق وسنت انبیاء ہے۔

اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کو مخاطب فرما کر قرآن کریم میں فرماتا ہے:
يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ

(المائدہ:68)

اے رسول! اچھی طرح پہنچا دے جو تیرے رب کی طرف سے تیری طرف اتارا گیا ہے اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو گویا تو نے اس کے پیغام کو نہیں پہنچایا۔

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں تبلیغ کرنے کا طریق بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:
اُدْعُ إِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

(النحل:125)

اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
”جہاں تک تبلیغ کا تعلق ہے......فریضہ ہے اور ایسی شدّت کے ساتھ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تُو نے رسالت کو ہی ضائع کر دیا اگر تبلیغ نہ کی تو۔ آپ کی امت بھی جوابدہ ہے، ہم میں سے ہر ایک جوابدہ ہے پیغام رسانی لازماً ایک ایسا فریضہ ہے جس سے کسی وقت انسان غافل ہو نہیں سکتا۔“
(خطبات طاہر جلد چہارم صفحہ 631.632)

پیاری بہنو! ہم لجنہ اماء اللہ کی تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہماری مائیں، بہنیں اور بیٹیاں ہمہ وقت تبلیغ کے جہاد میں نہ صرف حصہ لیتی رہیں بلکہ مردوں کو ہر وہ ذرائع مہیا کرتی رہیں جن سے وہ تبلیغ کے میدان میں آگے بڑھ سکیں۔

سامعات! وقت کی مناسبت سے صرف چند نمونوں کا انتخاب کیا ہے۔ یہ وہ چند چاول ہیں جو پوری دیگ کی عمدگی اور لذت کا پتہ دیتے ہیں۔

1923ء کے شروع میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی طرف سے شُدھی تحریک کے خلاف خصوصی جہاد کے اعلان پر احمدی عورتوں نے فوراً اپنے پیارے امام کی خدمت میں اس تبلیغی جہاد میں مردوں کے شانہ بشانہ حصہ لینے کے لئے خطوط لکھے۔ جس پر 13/مارچ 1923ء کے درسِ قرآن میں حضورؓ نے خوشنودی کا اظہار یوں فرمایا:
"راجپوتوں میں تبلیغ کے متعلق تحریک کی گئی ہے۔ اس کو سُن کر عورتوں کی طرف سے بھی کہا گیا ہے کہ اس موقع پر ہمیں بھی خدمتِ دین کا موقع دیا جائے۔ ان کو اس خدمت دین میں شامل کرنے کا سوال تو الگ ہے اور اس کے متعلق پھر فیصلہ کیا جائے گا۔ مگر اس سے یہ تو ظاہر ہے کہ مستورات میں بھی قربانی اور ایثار کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ اور وہ بھی ہر خدمتِ دین میں حصہ لینے کے لئے تیار ہیں۔"

(الفضل قادیان 15/مارچ 1923ء صفحہ 11)

پیاری بہنو! ایک خاتون محترمہ سعیدہ صاحبہ نے لاہور سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں لکھا:
"عاجزہ نے پرچہ اخبار زمیندار میں پڑھا ہے کہ بیس مسلمان عورتیں ہندو ہو چکی ہیں۔ عاجزہ کی عرض ہے کہ یہ واقعہ پڑھ کر میرے دل کو سخت چوٹ لگی ہے میرا دل چاہتا ہے کہ اسی وقت اُڑ کر چلی جاؤں اور اُن کو جا کر تبلیغ کروں اگر حضور پسند فرمائیں اور حکم دیں تو عاجزہ تبلیغ کے واسطے تیار ہے۔"

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے مبارک عہد خلافت میں جماعت میں تبلیغ کی روح اس طرح سے پھونک دی تھی کہ مرد و زن برابر کے شریک ہوتے۔ لجنہ کی انہی تبلیغی کاوشوں کو دیکھ کر ایک غیر مسلم اخبار آریہ مسافر 25/مارچ 1934ء کے شمارے میں لکھتا ہے کہ
"میں 4/مارچ 1934ء کو قادیان گیا۔ اسٹیشن سے اتر کر جب شہر پہنچا۔ تو سارا شہر سنسان تھا۔ وردیاں پہنے ہوئے مسلمان والنٹیر ہاتھوں میں لٹھ لئے گھوم رہے تھے اور **برقعہ والی عورتوں کے جھنڈ اِدھر اُدھر پھر رہے تھے۔** میں نے ان والنٹیروں سے پوچھا آج کیا ہے؟ جواب ملا "تبلیغی ڈے"۔ یہ سن کر آگے بڑھا۔ آگے بھی عورتوں کے غول کے غول اِدھر اُدھر جا رہے تھے۔ اتنے میں آریہ سماج کے پردھان مل گئے۔ ان سے تبلیغی ڈے کے متعلق بات چیت ہونے لگی۔ انہوں نے کہا۔ مرزائی انجمن ہر سال تبلیغی ڈے مناتی ہے۔ اب کے تو کھلے طور پر ہندوؤں میں تبلیغ کرنے کے لئے یہ دن رکھا گیا ہے۔ میں سارا دن ان کے جوش اور مستعدی کا ادا سنیتا سے وچار کرتا رہا۔ نانا پرکار کے خیال میرے دل میں آتے جاتے تھے۔ چت اداس رہا۔ سائینگ کال کے سمے باہر گھومنے کے لئے جب نکلا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ باہر سے لوگوں کے غول اتنے خوشی میں اور امنگوں سے بھرے ہوئے کہ پاؤں پر دھول پڑی ہے چہروں پر پسینہ کے نشان ہیں۔ چاروں طرف سے آ رہے ہیں۔ پوچھا کہاں گئے تھے۔ جواب ملا۔ تبلیغ کے لئے۔ **عورتیں بھی سارا دن ہندو محلوں میں پھرتی رہیں۔**"

(الفضل قادیان یکم اپریل 1934ء صفحہ 4)

پیاری بہنو! تبلیغ میں واقفین زندگی کی بیویوں کا کردار اس پھول کی طرح ہے جس سے عطر بنتا ہے۔ عطر کی خوشبو تو محسوس ہوتی ہے لیکن پھول کسی کو نظر نہیں آتا۔ واقفین زندگی کی بیویوں کی زندگی بھی وقف ہوتی ہے۔ وہ ہر گرم اور سرد موسم میں ان کا ساتھ دیتی ہیں، مشکلات کے وقت حوصلہ افزائی کرتی ہیں اور اپنے خاوند کے کام کو خوش اسلوبی سے جاری رکھنے میں اپنے خلوص اور اعلیٰ اخلاص سے خاصا اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ان کی خاموشی میں ایک گویائی ہو جاتی ہے، ایسی گویائی جو حیرت انگیز طور پر دلوں پر اثر کرنے والی ہوتی ہے۔ ہماری جماعت ایسی مثالوں سے منور ہے۔ مبلغین اسلام کی بیویوں نے شروع میں جب حالات اچھے نہیں تھے، بڑی بڑی قربانیاں دیں اور بغیر خاوندوں کے رہیں اور بچے اس طرح پالے جیسے یتیمی میں پالے جاتے ہیں۔

حضرت فضل عمرؓ نے 1956ء میں لجنہ کے سالانہ اجتماع میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:
"ہمارے کئی مربی ایسے ہیں جو دس پندرہ پندرہ سال تک بیرونی ممالک میں فریضہ تبلیغ ادا کرتے رہے اور وہ اپنی نئی بیاہی ہوئی بیویوں کو پیچھے چھوڑ گئے۔ ان عورتوں

کے بال اب سفید ہو چکے ہیں لیکن انہوں نے اپنے خاوندوں کو کبھی یہ طعنہ نہیں دیا کہ وہ انہیں شادی کے بعد چھوڑ کر لمبے عرصے کے لیے باہر چلے گئے تھے۔ ہمارے ایک مبلغ مولوی جلال الدین صاحب شمس ہیں وہ شادی کے تھوڑا عرصہ بعد ہی یورپ چلے گئے تھے۔ ان کے واقعات سن کر انسان کو رقت آجاتی ہے۔ ایک دن انکا بیٹا گھر آیا اور اپنی والدہ سے کہا کہ امی اباکسے کہتے ہیں؟ ہمیں پتہ نہیں ہمارا ابا کہاں گیا ہے؟ کیونکہ وہ بچے ابھی تین تین چار چار سال کے تھے کہ شمس صاحب یورپ تبلیغ کے لیے چلے گئے اور جب واپس آئے تو وہ بچے 17، 17، 18، 18 سال کے ہو چکے تھے۔ اب دیکھو! یہ ان کی بیوی کی ہمت اور اس بیوی کی ہمت ہی کا نتیجہ تھا کہ وہ ایک لمبے عرصے تک تبلیغ کا کام کرتے رہے۔ اگر وہ انہیں اپنی درد بھری کہانیاں لکھتی رہتیں تو وہ یا تو خود بھاگ آتے یا سلسلے کو مجبور کرتے کہ انہیں بلا لیا جائے۔"

(محسنات صفحہ 122۔123)

سامعات! آج بھی لجنہ اماء اللہ کی تنظیم تبلیغ میں بھی اپنا کردار خوب ادا کر رہی ہے۔ اپنی پڑوسنوں اور ملنے جلنے والیوں سے تعارف کرانا۔ لٹریچر دینا۔ پمفلٹ تقسیم کرنا۔ آڈیو وڈیو کیسٹس دینا۔ امن سیمینارز کرانا۔ لائبریریوں میں کتب اور بروشر رکھوانا۔ سیرت النبی ﷺ کے جلسے کرانا۔ بک اسٹال اور نمائشیں لگانا۔ معمولات میں شامل ہیں۔ دعوت الی اللہ کی ایک مثال انڈونیشیا کی لجنہ نے قائم کی۔ تین کلو میٹر سڑک وقار عمل سے بنائی جس سے جماعت کا تعارف ہوا اور 500 سے زائد لوگوں نے احمدیت قبول کر لی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ لجنہ اماء اللہ کی خدمات دین کی مساعی کو سراہتے ہوئے فرمایا:

'ایک کھلا چیلنج ہے تمام دنیا کی خواتین کے لیے احمدی خواتین سی کوئی اور خواتین تو لا کر دکھاؤ۔ کتنی عظمت کی زندگی ہے۔ کتنے اعلیٰ مقاصد کے لیے وقف ہیں اور ان کی لذتوں کے معیار بدل چکے ہیں۔ تمہیں جو لذت سنگھار پٹار میں ملتی ہے۔ دکھاوے نمائش اور ناچ گانوں میں ملتی ہے اس سے بہت بہتر اور بہت اعلیٰ درجے کی لذتیں احمدی خواتین کی زندگی کو منور رکھتی ہیں اور ان کے دلوں میں ایسی باقی رہنے والی لذات ہیں جو اس زندگی میں بھی اس کا ساتھ دیتی ہیں اور اُس دنیا میں بھی جہاں تم سب نے مر کر پہنچنا ہے...... احمدی خواتین دنیا میں مثبت اقدام کے طور پر کیا کچھ کر رہی ہیں قوموں کی زندگی میں کتنا بھرپور حصہ لے رہی ہیں اور جیسا کہ میں نے پہلے ہی کہا ہے دنیا بھر کی تمام خواتین سے مقابلہ کر کے دیکھ لیں کہ کسی قوم میں خواتین کی اتنی بھاری تعداد اتنے مثبت اور مفید کاموں میں مصروف دکھائی نہیں دیں گی جیسے کہ احمدی خواتین دکھائی دیتی ہیں اپنے خلفائے کرام کے زیر سایہ صبر و رضائے الٰہی، توکل، زُہد اور تقویٰ کی دولت سے مالا مال نہ صرف مردوں کے شانہ بشانہ چلتی جارہی ہیں بلکہ اولادوں کی اعلیٰ تربیت کر کے نئی نسلوں کے ذریعے جماعت کو ایک نئی اور عظیم قوت فراہم کرتی چلی جارہی ہیں۔ آج میں احمدی عورت کو اپنے دائیں بھی لڑتے دیکھ رہا ہوں اور بائیں بھی اور آگے بھی اور پیچھے بھی۔ آج احمدی خواتین بیدار ہو کر اُٹھ کھڑی ہوئی ہیں احمدی خواتین نے ہر میدان میں میرا ساتھ دیا ہے۔ بگڑے ہوئے معاشرے کا بہترین جواب احمدی خواتین ہیں۔"

(الفضل 30/ جولائی 1999ء)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"یاد رکھیں! اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے کہ میں تجھے غلبہ عطا کروں گا۔ یہ غلبہ یورپ میں بھی ہے اور ایشیا میں بھی ہے، افریقہ میں بھی ہے اور امریکہ میں بھی ان شاء اللہ ہوگا۔ اور جزائر کے رہنے والے بھی اس فیض سے خالی نہیں ہوں گے ان شاء اللہ۔ پس آپ کا کام ہے کہ خالص اللہ کے ہو کر کامل فرمانبرداری دکھاتے ہوئے اور اعمال صالحہ بجالاتے ہوئے اس کے پیغام کو پہنچاتے چلے جائیں تاکہ ان برکتوں سے فیضیاب ہو سکیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ساتھ منسلک رہنے والے کے لئے خدا تعالیٰ نے رکھ دی ہیں۔...

پس یہ کام تو ہونا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ نے تمام سعید روحوں کو اسلام کی آغوش میں لانا ہے۔ یہ مخالفین اور یہ مذہب سے ہنسی ٹھٹھا کے جو موقعے پیدا ہو رہے ہیں یا ہوتے ہیں یہ ہمیں اپنے کام کی طرف توجہ دلانے کے لئے پیدا ہوتے ہیں کہ آخری فیصلہ تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے کیا ہوا ہے لیکن تمہارے میں جو سستی پیدا ہو گئی ہے اس کو

دُور کر کے اللہ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے اللہ کی نظر میں بہترین بات کہنے والے بن کر اسلام کا حقیقی نجات کا پیغام اپنے ملک کے ہر چھوٹے بڑے تک پہنچادو کہ یہ آج سب سے بڑی خدمت انسانیت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22/ دسمبر 2006)

پیاری بہنو! تبلیغ کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی بچیوں کو اپنے عملی نمونے پیش کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

"تبلیغ کے لئے راستے آپ کو تلاش کرنے پڑیں گے۔ تبلیغ کے لئے خود مواقع پیدا کرو۔ اگر آپ پڑھائی میں ہوشیار ہیں۔ آپ کا حلیہ، رویہ، کردار اچھا ہے۔ سکارف ٹھیک ہے اور پردہ ہے۔ دوستیاں بڑھانے کی طرف توجہ نہیں ہے تو دوسری لڑکیاں آپ کی طرف متوجہ ہوں گی اور پوچھیں گی کہ کون ہو؟ تو تم بتاؤ کہ مَیں احمدی ہوں۔ پھر بتاؤ کہ امام مہدیؑ کو مانا ہے۔ اس طرح بات آگے بڑھے گی اور تبلیغ کا راستہ کھلے گا۔"

(کلاس واقفاتِ نو 8، اکتوبر 2011ء بمقام مسجد بیت الرشید، جرمنی)

طالب دعا

(حنیف احمد محمود۔ برطانیہ باتعاون زاہد محمود)

✡✡✡✡